فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جس شخص کو اذان کا معنی معلوم نہیں، کیا اس کی اذان معتبر ہے؟

جواب: اذان کا معنی، مفہوم اور اس کے کلمات کی حقیقت سے آشنا ہونا چاہیے۔ البتہ اگر کوئی اذان کے معنی ومفہوم کو نہیں جانتا، اس کی اذان معتبر ہے۔

سوال: سہارے سے کھڑا ہو کر اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جماعت کے لیے نقارہ بجانا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ اذان کی اہمیت ختم کرنے والا عمل ہے۔ اذان کا مقصد لوگوں کو نماز کے وقت کی آگاہی دینا ہوتا ہے۔ نسل درنسل مسلمانوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔

سوال: کیا جیل میں اذان دی جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: ایک مسجد کے دو مؤذن ہیں، دونوں میں بغض وعناد پایا جاتا ہے، کئی دفعہ دونوں ہی اذان نہیں دیتے اور جماعت کرا دی جاتی ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی، مگر اذان ترک کرنے پر دونوں کو گناہ ہوگا۔

سوال: ننگے سر اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اقامت کہہ کر نماز شروع کی، مگر نماز فاسد ہو گئی، کیا دوبارہ نماز پڑھنے کے لیے

اقامت کہنا ضروری ہے؟

جواب: دوبارہ اقامت کہنی چاہیے۔

سوال: کیا کسی نفل نماز کے لیے اذان یا اقامت کہی جا سکتی ہے؟

جواب: اذان صرف فرض نماز کے لیے مشروع ہے۔

سوال: اگر کوئی امام قد قامت الصلاۃ کے بعد نماز شروع کر دیتا ہے، اقامت پوری نہیں سنتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے مکمل اقامت سننی چاہیے، مگر نماز ہو جائے گی۔

سوال: مخنث کی اذان اور اقامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مخنث میں مردوں کی مشابہت پائی جاتی ہے، تو اس کی اذان اور اقامت معتبر ہے اور اگر عورتوں کی مشابہت پائی جاتی ہے، تو عورتوں کی طرح وہ بھی اذان اور اقامت نہیں کہہ سکتا۔

سوال: ایک محلے میں صرف شیعہ کی امام بارگاہ ہے، اہل سنت کی کوئی مسجد نہیں، کیا نماز کے لیے شیعہ کی اذان کافی ہے؟

جواب: شیعہ کی اذان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جماعت کے لیے اپنی اذان کہی جائے۔

سوال: اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہنا کیسا ہے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی کبھار ''حی علی الفلاح'' کے بعد حَيَّ عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ کے الفاظ کہہ دیتے تھے۔

(السنن الکبریٰ للبیهقي :1/424، وسندهٗ صحیحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کلمات کو کبھی کبھار بطور تثویب ادا کر لیتے تھے، شعار نہیں

بناتے تھے، نہ ہی انہیں اصل اذان کا مستقل جزو سمجھتے تھے، ان کلمات کو بطور شعار ادا کرنا عہدِ نبوی اور اسلافِ امت کے زمانہ میں نہیں ملتا۔

❀ امام زین العابدین، علی بن حسین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ إِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ : حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ وَيَقُولُ : هُوَ الْأَذَانُ الْأَوَّلُ .

''آپ رحمہ اللہ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کے الفاظ کہتے تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ یہ پہلی اذان ہے۔''

(السنن الکبریٰ :425/1، وسندہٗ صحیحٌ)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ اللَّفْظَةُ لَمْ تَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا عَلَّمَ بِلَالًا وَأَبَا مَحْذُورَةَ وَنَحْنُ نَكْرَهُ الزِّيَادَةَ فِيهِ .

''یہ الفاظ نبی کریم ﷺ سے اس اذان میں ثابت نہیں، جو آپ ﷺ نے سیدنا بلال اور سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہما کو سکھائی تھی۔ ہم اذان کے کلمات میں زیادتی کو مکروہ سمجھتے ہیں۔''

(السنن الکبریٰ :425/1)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ صَارَتْ سِمَةً وَّشِعَارًا لِّلْإِمَامِيَّةِ .

''(اذان میں یہ الفاظ اب) امامیہ (روافض) کی نشانی اور شعار بن چکے ہیں۔''

(المهذّب في اختصار السّنن الكبير :419/1)

(سوال): بلند آواز والے کی موجودگی میں پست آواز والے کا اذان کہنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، آج کل لاؤڈ اسپیکر ہیں، پست اور بلند آواز کا کچھ خاص فرق نہیں پڑھتا، البتہ بہتر یہی ہے کہ اذان وہی دے، جس کی آواز اونچی ہو اور خوبصورت ہو۔

(سوال): جمعہ کی پہلی اذان ایک شخص نے دی اور دوسری اذان دوسرے شخص نے، جمعہ کی جماعت کے لیے اقامت کون کہے؟

(جواب): کوئی بھی کہہ سکتا ہے۔ اقامت مؤذن کے علاوہ کوئی شخص بھی کہہ سکتا ہے۔

(سوال): اذان یا تکبیر غلط ہو گئی، کیا اس کو لوٹایا جائے گا؟

(جواب): اگر غلطی معمولی ہے، تو کوئی حرج نہیں، ورنہ لوٹانا بہتر ہے۔

(سوال): جوتے پہن کر اذان یا تکبیر کہنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): اقامت کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا، کیا فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اقامت کہی جائے گی؟

(جواب): دوبارہ اقامت کی ضرورت نہیں۔ اقامت اور نماز کے درمیان فاصلہ کیا جا سکتا ہے۔ (بخاری: ۲۷۵، مسلم: ۶۰۵)

(سوال): مقرر مؤذن کی اجازت کے بغیر اذان کہہ دی گئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): مقرر مؤذن کی اجازت کے بغیر اذان نہیں کہنی چاہیے، البتہ اگر کہہ دی گئی ہے، تو اذان معتبر ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(سوال): جنگل بیابان میں بھی اذان کے ساتھ نماز پڑھی جائے گی؟

(جواب): جنگل بیابان میں بھی اذان کہی جائے گی۔ (بخاری: ۶۳۰)

سوال: اذان ہورہی ہے، کیا قضائے حاجت کے لیے جا سکتا ہے؟

جواب: بہتر ہے کہ اذان کا جواب دے اور ختم ہونے کا انتظار کرے۔ اگر ایسا نہیں کرتا، تو دوران اذان قضائے حاجت کے لیے جا سکتا ہے۔

سوال: جس گھاس پر حلال جانوروں نے پیشاب کیا ہو، اس پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے، لہٰذا نماز جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (بخاری:۲۳۴، مسلم:۵۲۴)

سوال: ناپاک تیل کی مالش کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ ناپاکی دور کر کے نماز پڑھی جائے۔

سوال: ململ اور لٹھے کے لباس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: مذی لگے کپڑوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: مذی ناپاک ہے، اگر کپڑوں کو لگے ہو، تو اسے دھونا ضروری ہے۔ اگر بھول کر پڑھ لی، تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: غیر مسلموں کی تیار کردہ چٹائی پر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پاک ہے، تو نماز پڑھنا جائز ہے۔

سوال: اگر کپڑے پر تمباکو کے دھبے ہوں، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمباکو ناپاک نہیں، لہٰذا نماز جائز ہے۔

سوال: چوری کی گئی چٹائی پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے، خواہ چٹائی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ البتہ ایسی چٹائی

پرنماز ہو جائے گی۔

(سوال): ننگے پاؤں چلنے والا کیا بغیر پاؤں دھوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): اگر اس کے پاؤں پر گندگی نہیں لگی، تو پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): معذور کا چارپائی پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): معذور کے لیے چارپائی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے منبر پر نماز پڑھی اور نیچے اتر کر سجدہ کیا۔ (بخاری: ۳۷۷، مسلم: ۵۴۴)

(سوال): کافر کے گھر میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جگہ پاک ہے، تو نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

(سوال): ہسپتال میں ناپاک ادویات اور اشیا کے چھینٹے کپڑوں پر پڑتے رہتے ہیں اور خشک ہو جاتے ہیں، ان کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): ناپاک کپڑوں میں نماز جائز نہیں۔

(سوال): کیا عورت پاؤں ننگے کر کے نماز پڑھ سکتی ہے؟

(جواب): اگر ٹخنے ڈھانپے ہوئے ہیں، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): بعض علاقوں میں عورتیں دھوتی باندھتی ہیں، دھوتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دھوتی اگر ٹخنوں وغیرہ کو ڈھانپتی ہے، تو اس میں نماز جائز ہے۔

(سوال): عورت کے لیے باریک کپڑے میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز ہو یا نماز کے علاوہ، عورت کے لیے اتنا باریک اور تنگ لباس پہننا جائز نہیں کہ اس سے جسم کے خدوخال ظاہر ہوں۔

(سوال): جان بوجھ کر غیر قبلہ منہ کر کے نماز پڑھی، کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز نہیں ہوئی۔ اسے جائز سمجھنے والا کافر مرتد ہے۔

(سوال): ایک امام اپنے کسی مقتدی سے کہتا ہے کہ تم میرے پیچھے نماز نہ پڑھنا، مگر مقتدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): امام کے لیے ایسا کہنا مناسب نہیں، البتہ نماز ہو جائے گی۔

(سوال): امام کے بالکل قریب کھڑے ہونے کا حق کسے ہے؟

(جواب): پہلی صف میں امام کے بالکل پیچھے اہل علم، اہل تقویٰ، اہل صلاح اور بالغ وعاقل کھڑے ہوں، تا کہ امام کو غلطی پر متنبہ کر سکیں، اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہو، تو امام کی نیابت کر سکیں، مگر افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں غیر سنجیدہ لوگ، مثلا داڑھی منڈوانے والے یا علم دین سے جاہل لوگ بھی امام کے پیچھے آ کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

❁ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

''میرے قریب عقل و بینش والے کھڑے ہوں، پھر جوان سے کم ہو، پھر جوان سے کم ہوں۔'' (صحیح مسلم: 432)

❁ علامہ خطابی رحمہ اللہ (م:۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام کے قریب اہل دانش کھڑے ہوں تا کہ وہ امام کی نماز کو سمجھ سکیں، نیز امام کو نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہو، تو اس کی نیابت کر سکیں۔ اسی طرح امام کو غلطی لگے، تو اس کی اصلاح کر سکیں، یا اس طرح کا کوئی

اور معاملہ پیش آئے، تو سنبھال لیں۔'' (معالم السنن :184/1)

(سوال): کیا عورتوں کے لیے تکبیر تحریمہ ضروری ہے؟

(جواب): جی ہاں، مردوں کی طرح عورتوں کے لیے تکبیر تحریمہ ضروری ہے۔

(سوال): اگر نماز میں دوران قیام پاؤں کا انگوٹھا ہل جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): کوئی حرج نہیں، معمولی حرکت سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(سوال): کیا عورتیں کے لیے بھی نماز میں کھڑا ہونا ضروری ہے؟

(جواب): بغیر عذر عورت بھی فرض نماز کھڑے ہو کر ادا کرے گی۔

(سوال): نماز کے آخری تشہد میں اونگھ آ گئی، امام نے سلام پھیر دیا، جاگ آنے پر کیا کرے؟

(جواب): جب جاگ آئے، تو اپنا تشہد مکمل کرے اور بعد میں سلام پھیرے۔

(سوال): سجدوں میں دونوں پاؤں اوپر اٹھ جائیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): سجدے میں دونوں پاؤں ملا کر پنجوں کے بل کھڑے رکھنے چاہیے، اگر اوپر اٹھ جائیں، تو نماز ہو جائے گی۔

(سوال): جو شخص سارا دن چلتا پھرتا ہے، کیا اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

(جواب): اگر وہ کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض نماز میں اس کے لیے کھڑا ہونا ضروری ہے۔

(سوال): کیا نوافل میں قعدہ اولیٰ واجب ہے؟

(جواب): نماز میں قعدہ اولیٰ سنت ہے۔

(سوال): کیا نماز میں التحیات پڑھنا ضروری ہے؟

(جواب): جی ہاں، نماز میں التحیات پڑھنا ضروری ہے۔

سوال: جو نمازیں بغیر تعدیل ارکان پڑھی گئی ہوں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور آئندہ کے لیے توبہ کر لے۔

سوال: کیا رکوع و سجود کی تسبیحات صرف طاق عدد میں کہنی چاہیے؟

جواب: کم از کم تین بار کہیں، زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ طاق عدد کی قید ثابت نہیں۔

سوال: تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کا کیا ثبوت ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے، یہ آپ کی مبارک سنت اور نماز کا حسن ہے۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام اور ائمہ محدثین اس پر عمل کرتے رہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں رفع الیدین ترک نہیں کیا، بلکہ مسلسل عمل کرتے رہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا ...... وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ.

''رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت کندھوں تک رفع الیدین کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے ......سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري: 735، 736، 738، صحيح مسلم: 390)

❀ مذکور حدیث کے بارے میں ہے:

''امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ حدیث انسانوں پر حجت ہے، جو بھی اسے سنے، اس پر لازم ہے کہ اس پر عمل کرے، کیونکہ اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: میں بچپن سے اس پر عمل کرتا آ رہا ہوں۔ امام ابوسعید عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم پر اس پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں بھی اس پر عمل کرتا ہوں۔''

(الخِلافيّات للبيهقي : 331/2، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ ابوقلابہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا .

''انہوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا، آپ نماز پڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، تو رفع الیدین کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 737، صحيح مسلم :391)

صحابی رسول سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے حکم کے مطابق رفع الیدین کرتے ہیں اور بیان کر رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی یہی تھا۔

❀ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا، آپ نے نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کیا اور اللہ اکبر کہا، پھر کپڑا لپیٹا، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، رکوع کا ارادہ کیا، تو دونوں ہاتھ کپڑے سے باہر نکالے، پھر رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا، جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا، تو رفع الیدین کیا، سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

(صحیح مسلم :401)

❀ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَهٗ مَنْ فَعَلَهٗ وَتَرَكَهٗ مَنْ تَرَكَهٗ.

''یہ نبی کریم ﷺ کی نماز ہے، جس نے پڑھی، سو پڑھی اور جس نے چھوڑ دی، سو چھوڑ دی۔'' (المُزَكّيات لأبي إسحاق، ص ٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

واضح رہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

(عُمدة القاري للعيني : 274/5)

❀ ایک وقت کے بعد موسم سرما میں بھی آئے اور رفع الیدین کا مشاہدہ کیا۔

(سنن أبي داوٗد : 728، وسندهٗ حسنٌ)

تو اس سے یہ احتمال بھی ختم ہو جاتا ہے کہ آقائے کریم ﷺ نے آخر عمر میں رفع الیدین ترک کر دیا ہوگا۔

❀ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں نماز پڑھی، نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا، تو دس کے دس صحابہ کرام نے بیک زبان کہا:

صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سچ، نبی کریم ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 424/5، سنن أبي داوٗد : 730، سنن التّرمذي : 304، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، جبکہ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (علل الحدیث : ۲/۳۹۰) امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (۵۸۷)، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۱۹۲)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۶۵) اور حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن : ۱/ ۱۹۴) نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام : 353/1)

۞ علامہ عینی حنفی نے اس حدیث کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(نُخب الأفكار : 150/4)

اس حدیث کے متعلق :

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں :

''یہ حدیث صحیح ہے، اسے امت نے صحت وعمل کے لحاظ سے قبول کیا ہے، اس میں کوئی علت نہیں، ہاں! ایک قوم نے ایسی علت کے ساتھ معلول کہا ہے، جس سے اللہ نے ائمہ حدیث کو بری کر دیا ہے، ہم ان کی بیان کردہ علتیں ذکر کریں گے، پھر اللہ کی توفیق و مدد سے ان کا فساد اور بطلان واضح کریں گے۔''

(تهذيب السّنن : 416/2)

۞ امام محمد بن یحییٰ ذہلی ابوعبداللہ، نیسابوری رحمہ اللہ (۲۵۸ھ) فرماتے ہیں :

مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ يَعْنِي إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ .

''جو شخص یہ حدیث سننے کے بعد، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہ کرے، اس کی نماز ناقص ہے۔''

(صحيح ابن خزيمة :298/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کے علاوہ بھی کئی مرفوع اور موقوف روایات ہیں، جو رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کی دلیل ہیں۔

سوال: کیا رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں؟

جواب: رفع الیدین کی احادیث کے متعلق ائمہ اسلام نے جو تصریحات کی ہیں، ان کو دیکھنے سے یہ بات مکمل طور پر کھل جاتی ہے کہ رفع الیدین کی روایات متواتر منقول ہے۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''یہ احادیث صریح اور متواتر ہیں، جو سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو حمید ساعدی، سیدنا ابو قتادہ، سیدنا وائل بن حجر، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا انس بن مالک اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔''

(المحلّٰى بالآثار : ۹/۳)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) نے رفع الیدین کو ''سنت متواترہ'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النُّبلاء : ۲۹۳/۵)

❁ علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

أَحَادِيثُ الرَّفْعِ تَكَادُ تَبْلُغُ التَّوَاتُرَ .

''رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية :567/2)

❁ علامہ زرکشی (۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

''یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی احادیث درجہ تواتر تک نہیں پہنچیں، جزء رفع الیدین میں امام بخاری کی کلام سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ احادیث متواتر ہیں۔''

(المُعتبر في تخريج أحاديث المِنهاج والمُختصر : ١٣٦)

❁ علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ (۸۱۶ھ) فرماتے ہیں:

''ان تین مقام پر رفع الیدین ثابت ہے، راویوں کی کثرت کی بنا پر درجہ تواتر تک پہنچتا ہے۔ اس بارے میں چارسو احادیث اور آثار ثابت ہیں۔ اسے عشرہ مبشرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہے، یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ اس کے برخلاف کچھ ثابت نہیں۔''

(سفر السّعَادة، ص ٣٤)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ نماز کے شروع والا رفع الیدین متواتر ہے، رکوع والا متواتر نہیں، سوائے کچھ راویوں کے ہر راوی جس نے پہلی رفع الیدین بیان کی، اس نے دوسری رفع الیدین بھی بیان کی ہے۔''

(مُوافقة الخُبر الخَبَر : ٤٠٩/١)

❁ علامہ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) نے بھی رفع الیدین کو متواتر قرار دیا ہے۔

(الأزهار المُتناثرة في الأحاديث المتواترة، ص ١٦)

❀ علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب (۱۳۵۳ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَّعَمَلًا، وَلَا يُشَكُّ فِيهِ، وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَا حَرْفٌ مِنْهُ.

''رفع الیدین سند اور عمل کے لحاظ سے متواتر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا، نیز اس میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔''

(نيل الفَرقَدَين في رفع اليدين، ص ٢٢)

سوال: حدیث: ''صرف سات مواقع پر رفع الیدین کیا جائے......'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ : إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَأَى الْبَيْتَ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي عَرَفَاتٍ، وَفِي جَمْعٍ وَعِنْدَ الْجِمَارِ.

''سات مقامات پر رفع الیدین کیا جائے: نماز کے لیے کھڑا ہو، جب بیت اللہ کو دیکھے، کوہِ صفا اور کوہِ مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور جمرات کے پاس۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢/٢٣٥ـ٢٣٦)

① سند ''ضعیف'' ہے، عطاء بن السائب (حسن الحدیث) ''مختلط'' ہیں اور ابن فضیل نے ان سے اختلاط کے بعد روایت لی ہے۔

❀ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عطاء بن سائب ''مختلط'' ہیں۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٦/٣٣٤)

۞ امام احمد بن حنبل، امام ابو حاتم الرازی (الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۳۴) اور امام دارقطنی (العلل: ۵/۱۸۶،۸/ ۲۸۸) رحمہم اللہ نے انہیں ''مختلط'' قرار دیا ہے۔

۞ امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:

''عطاء بن سائب سے جو کچھ ابن فضیل نے روایت کیا ہے، اس میں غلطیاں اور اضطراب ہے۔'' (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٣٣٤/٦)

یہ جرح مفسر ہے، لہٰذا سند ''ضعیف'' ہے، اس قول میں قنوت وتر اور عیدین کے رفع الیدین کا بھی ذکر نہیں ہے، وہ کیوں کیا جاتا ہے؟

② ابوحمزہ (عمران بن ابی عطاء القصاب ثقۃ عند الجمہور) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نماز شروع کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٩/١، وسندهٗ حسنٌ)

اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(ا) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز میں رفع الیدین کے قائل تھے۔

(ب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا رفع الیدین کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے۔

فائدہ:

یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے، لیکن اس کی سند بھی ''ضعیف'' ہے، اس میں ابن ابی

لیلیٰ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف، سیء الحفظ'' ہے۔

(سوال): رفع الیدین میں ہاتھ کہاں تک اٹھانے چاہیے؟

(جواب): رفع الیدین میں ہاتھ کندھوں کے برابر یا کانوں کے برابر یا کانوں کی لَو کے برابر اٹھانے چاہیے۔

❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا:

إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ .

''آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے۔''

(صحيح البخاري : 736، صحيح مسلم : 390)

❁ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ .

''رسول اللہ ﷺ جب ''اللہ اکبر'' کہتے، تو رفع الیدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہو جاتے۔'' (صحيح مسلم : ٣٩١)

❁ صحیح مسلم کے اسی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

''یہاں تک کہ آپ اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاتے۔''

(صحيح مسلم :391)

نماز کے شروع میں رفع الیدین کرتے وقت انگوٹھے کے ساتھ کانوں کی لو کو مس کرنا (چھونا) بدعت ہے، نبی کریم ﷺ کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا ثقہ امام سے ثابت نہیں۔

(سوال): کیا مردوں اور عورتوں کے رفع الیدین کے طریقہ میں فرق ہے؟

(جواب): مردوں اور عورتوں کے ہاتھ اٹھانے میں کوئی فرق نہیں، مردوں کا ہمیشہ کانوں تک اور عورتوں کا کندھوں تک رفع الیدین کرنا، کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ بعض احباب کہتے ہیں کہ عورت کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے گی اور چادر کے اندر ہی ہاتھ اٹھائے گی، ان کی یہ بات بے دلیل ہے۔

رفع الیدین کرتے ہوئے کسی صحابیہ یا تابعیہ کا چھاتی تک ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

(سوال): کیا حدیث میں رفع الیدین کرنے کو شریر گھوڑوں کی دم ہلانے سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(جواب): سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا ہے کہ میں آپ کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھتا ہوں، نماز میں سکون اختیار کریں۔'' (صحیح مسلم : ٤٣٠)

(۱) اس ''صحیح'' حدیث میں رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی نفی نہیں ہے، بلکہ محدثین کرام کا اجماع ہے کہ اس کا تعلق تشہد اور سلام سے ہے، نہ کہ قیام کے ساتھ۔

کیونکہ یہی روایت اختصار کے ساتھ مسند الامام احمد (۵/ ۹۳) میں بھی موجود ہے،

جس میں وَهُمْ قُعُودٌ (آپ ﷺ نے یہ فرمان اس حال میں جاری فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد میں بیٹھے ہوئے تھے) کے الفاظ ہیں، اس کی وضاحت و تائید دوسری روایت میں سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے:

''ہم رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھتے، تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے، راوی حدیث نے ہاتھ کے ساتھ دونوں جانب اشارہ کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں اشارہ کیوں کرتے ہو، جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہوں؟ آپ کے لئے کافی ہے کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھیں، پھر اپنے بھائی (ساتھ نماز پڑھنے والے) پر دائیں اور بائیں سلام کہیں۔''

(صحیح مسلم :431)

اس حدیث نے اوپر والی حدیث کا مطلب واضح کر دیا، محدثین کا فہم سونے پر سہاگہ ہے، اس سے رفع الیدین کی منسوخیت کا دعویٰ درست نہیں، کیوں کہ کسی محدث نے یہ حدیث عدم رفع الیدین کے لیے پیش نہیں کی، نیز یہ کہ مومن کیسے تسلیم کر لے کہ جو کام نبی کریم ﷺ پہلے خود کرتے رہے، وہی کام صحابہ کو کرتے دیکھا، تو سرکش گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دے دی؟

❁ علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی صحیح مسلم والی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا اور نماز میں سکون کا حکم فرمایا، نیز یہ کہنا کہ نماز میں سکون کا حکم رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کے منافی ہے، یہ استدلال قوی نہیں،

کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے، ہم (صحابہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھتے تھے، ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں سے (اشارہ کرکے) السلام علیکم کہتے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو فرمایا، کیا بات ہے آپ ہاتھوں کے ساتھ ایسے اشارہ کرتے ہیں، جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوں، سلام پھیریں تو (ساتھ والے) بھائی کی طرف منہ کرکے پھیریں، ہاتھ سے اشارہ نہ کریں۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی تسلیم نہیں کہ نماز میں سکون کا حکم رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی نفی کرتا ہے، کیونکہ سکون سے مراد یہ نہیں کہ نماز میں بالکل حرکت ختم کردی جائے، بلکہ نماز کے منافی حرکت کی نفی ہے، دلیل ہے کہ رکوع، سجدہ، تکبیرتحریمہ، قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین مشروع ہے (وہ بھی تو حرکت ہے)۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ حرکت دلیل کے ساتھ (ممانعت سے) خارج ہوگئی، تو اسے کہا جائے گا کہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین بھی دلیل کے ساتھ (ممانعت سے) خارج ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس (صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ) سے مراد سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔''

(التّنبیه علی مشکلات الهِدایة : 2/571-572)

اہل علم اس حدیث کا تعلق تشہد کے ساتھ جوڑتے ہیں، کسی امام، محدث نے اسے رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کی ممانعت پر دلیل نہیں بنایا۔ فہم حدیث میں محدثین کا فہم ہی حجت ہے۔